[1999] سپریم کورٹ رپوٹس 3.S.C.R

از عدالت عظمی

اسٹیٹ آف ہماچل پردیش اور دیگران وغیرہ وغیرہ

بنام

نورپور پرائیویٹ بس آپریٹرز یونین

اور دیگران وغیرہ وغیرہ

6 اکتوبر 1999

[ایس پی بھروچا، بی این کرپال، وی این کھرے، ڈی پی
موہن پترااور این سنتوش ہیگڑے، جسٹس]

ٹیکس لگانا:

ہماچل پردیش پیسنجرز اینڈ گڈز ٹیکسیشن ایکٹ، 1955 – دفعات 3 اور 4 (ترمیم کے مطابق) – مسافر ٹیکس – ادائیگی کے طریقے کا محصول – گاڑی کی رجسٹرڈ گنجائش اور طے شدہ فاصلے کو مدنظر رکھتے ہوئے ٹیکس کی ایک ساتھ وصولی یا سفر کیا جانا – تمام مسافروں کے حوالے سے تمام کرایوں کے حوالے سے ٹیکس عائد کیا جا سکتا ہے – مسافروں کی تعداد کے حوالے سے کوئی فرضی فقرہ نہیں کیا جا سکتا – دفعات 4 کی ترمیم شدہ شق ایکٹ کے دائرہ کار سے باہر ہے – ہماچل پردیش پیسنجرز اینڈ گڈز ٹیکسیشن قواعد، 1957 – قاعدہ 9۔

نظریات:

ممکنہ حد سے زیادہ فیصلے کا نظریہ – کا اطلاق – منعقد، ایک بار جب ٹیکس لگانے کی شق کو غلط قرار دیا جاتا ہے، تو اس کے تحت کی گئی وصولی بھی کالعدم ہو جاتی ہے – ہماچل پردیش مسافر اور سامان ٹیکس ایکٹ، 1955۔

مدعا علیہ بس آپریٹرز نے ہماچل پردیش مسافر اور سامان ٹیکس ایکٹ، 1955 کی فقرہ 4 اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کی ترمیم شدہ شق کو چیلنج کیا۔ ایکٹ کے دفعہ 4 کی ترمیم شدہ فقرہ تحت، ریاستی حکومت گاڑی کی رجسٹرڈ گنجائش اور اس طرح کی گاڑی کے ذریعے طے کیے گئے یا طے کیے جانے والے فاصلے کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک ساتھ ٹیکس کا اندازہ لگا سکتی ہے۔ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ مذکورہ ترمیم غلط ہے۔ تاہم، عدالت عالیہ نے ممکنہ حد سے زیادہ فیصلے کے نظریے کو لاگو کرتے ہوئے فیصلہ دیا کہ جو ٹیکس پہلے ہی وصول کیا جا چکا ہے وہ کالعدم نہیں ہوگا۔ لہذا، موجودہ اپیلیں۔

ریونیو کی اپیل کو مسترد کرتے ہوئے اور اسیسی کی اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے

منعقد.1.1: ہماچل پردیش پیسنجرز اینڈ گڈز ٹیکسیشن ایکٹ، 1955 کی دفعہ 4 میں اس فقرہ کو شامل کر کے کی گئی ترمیم مذکورہ ایکٹ کے دائرہ کار سے باہر ہے۔لہذا، قاعدہ 9 پر غور کرنا غیر ضروری ہے، جیسا کہ ترمیم کی گئی ہے، جس کی قیود بھی، درحقیقت، معاملے کو بغیر کسی شک کے چھوڑ دیتی ہیں۔تاہم، ریاست مسافر ٹیکس کا اندازہ لگا سکتی ہے جیسا کہ ایکٹ کے دفعہ 3 میں فراہم کیا گیا ہے۔ [G-H—433]

1.2۔ایکٹ کے دفعہ 3 سے یہ واضح ہے کہ ٹیکس کا محصول" تمام مسافروں کے سلسلے میں تمام کرایوں" پر ہے۔تاہم، دفعہ 4 فقرہ میں ایک یکمشت ٹیکس تخمینہ کاری کے مقصد کے لیے صرف" گاڑی کی رجسٹرڈ گنجائش اور طے شدہ یا طے شدہ فاصلہ" کو مدنظر رکھا گیا ہے۔یہ " تمام مسافروں کو لے جانے کے سلسلے میں تمام کرایوں" کا کوئی حساب نہیں لیتا ہے اور یہ آپریٹر کے لیے اس طرح کا ایک یکمشت ٹیکس ادا کرنا لازمی بناتا ہے۔ٹیکس کی کوئی عمومی شکل نہیں ہوسکتی جسے ایکٹ کے دفعہ 3 کے تحت لگایا جا سکے۔یہ مخصوص آپریٹر کے ذریعے لے جانے والے تمام مسافروں کے تمام کرایوں کو مدنظر رکھتے ہوئے عائد کیا جا سکتا ہے۔ایک آپریٹر نے کتنے مسافروں کو لے جایا ہے اس کے بارے میں کوئی فرضی مفروضہ نہیں بنایا جا سکتا۔[G؛F؛E؛D—433]

میسرز سینک موٹرز، جودھ پور اور دیگران بنام ریاست راجستھان، [1962] 1 ایس سی آر 517، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

وکیل نے مزید کہا کہ یہ ایک موزوں کیس ہے جس میں عدالت کو دفاع کے لیے اجازت دینی چاہیے تھی۔ہمارے خیال میں، ہائی کورٹ بجا طور پر اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ دفاع، اس کے چہرے پر، بے ایمانی اور بد دیانت ہے۔اس کی وجہ معلوم کرنا زیادہ دور نہیں ہے کیونکہ مدعی کی طرف سے دائر کی گئی ایک رٹ پٹیشن میں، ایک میمورنڈم آف ایگریمنٹ پہنچا تھا، جس پر مدعی اور سمٹ کملیش کوہلی کے ساتھ ساتھ راجیو کوہلی نے سمٹ کملیش کوہلی کے وکیل کے طور پر دستخط کیے تھے۔ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ نے فریقین کے تشکیل کردہ وکلاء کی موجودگی کو ریکارڈ کرنے اور ضمیمہ A اور B پر مشتمل درخواست کے ساتھ میمورنڈم آف معاہدہ پر غور کرنے کے بعد مدعیان کو عرضی درخواست واپس لینے کی اجازت دی۔مدعیان نے مذکورہ معاہدے پر عمل کرتے ہوئے درخواست واپس لے لی۔مدعا علیہ نے بھی مذکورہ معاہدے پر عمل کیا اور مدعی کو 65 لاکھ روپے ادا کر دیئے۔ان حقائق کے پیش نظر مدعا علیہ کو یہ غیر معقول بات ہے کہ وہ یہ دعویٰ کرے کہ مذکورہ تصفیہ اس پر لازم نہیں ہے۔لہٰذا، عدالت نے مدعا علیہ کی درخواست نمبر 1 اور 2 کو دفاع کے لیے اجازت دینے کے لیے بجا طور پر مسترد کر دیا۔

دیوانی اپلیٹ دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1995 کا 6466—6476۔

1992 کے سی ڈبلیو پی نمبر 664، 744/91، 754/91، 225، 229، 230، 371، 429، 448، 704 اور 677 میں ہماچل پردیش عدالت عالیہ کے مورخہ آئی ڈی 1 کے فیصلے اور حکم سے۔

کے ساتھ

دیوانی اپیل نمبر 6477 اور 6480 آف 1995

1992 کے سی ڈبلیو پی نمبر 371 اور 229 میں ہماچل پردیش عدالت عالیہ کے مورخہ 1 آئی ڈی 1 کے فیصلے اور حکم سے۔

این سی کوچر، نریش کے شرما، اومادتہ، اشوک کے آر شرما اور پردیپ کمار بکشی حاضر پارٹیوں کے لیے

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

بھاروچا، جسٹس۔ دیوانی اپیل نمبر 1995 کا 6466–:6476

ریاست ہماچل پردیش کی طرف سے چیلنج کے تحت ہماچل پردیش کی عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کا فیصلہ ہماچل پردیش مسافر اور سامان ٹیکس ایکٹ، 1955 اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد میں ترامیم کو چیلنج کرنے کے لیے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت دائر رٹ درخواستوں پر دیا گیا ہے۔ عدالت عالیہ نے عرضی درخواستوں کو اس نتیجے پر پہنچتے ہوئے منظور کرلیا کہ مذکورہ ایکٹ کے تحت ٹیکس کی ادائیگی کو ایک ساتھ ادائیگی کے طریقے تک محدود رکھنے سے یہ شق غلط ہوگئی۔

مذکورہ ایکٹ کا دفعہ 3 چارجنگ دفعہ ہے۔ یہ فراہم کرتا ہے، جہاں تک متعلقہ ہے :

"3(1)۔موٹر گاڑیوں کے ذریعے لے جانے والے تمام مسافروں اور نقل وحمل کے سامان کے سلسلے میں تمام کرایوں اور مال برداری پر ٹیکس عائد کیا جائے گا، وصول کیا جائے گا اور ریاستی حکومت کو اس شرح سے زیادہ ٹیکس ادا کیا جائے گا جس سے حکومت نوٹیفکیشن کے ذریعے ہدایت کرے۔(زور دیا گیا)

دفعہ 4 ٹیکس کی وصولی کا طریقہ بیان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ٹیکس موٹر گاڑی کے مالک کے ذریعے وصول کیا جائے گا اور مقررہ طریقے سے ریاستی حکومت کو ادا کیا جائے گا۔اس فقرہ، جو چیلنج کے تحت ہے، پڑھتی ہے :

"بقر ہیکہ موٹر گاڑیوں (بشمول اسٹیج یا کنٹریکٹ کیریجز) کی صورت میں، پہلی شق میں بیان کردہ گاڑیوں کے علاوہ، جس میں مسافروں کو لے جایا جاتا ہے، ریاستی حکومت گاڑی کی رجسٹرڈ گنجائش اور اس طرح کی گاڑیوں کو جاری کردہ اجازت نامے کے تحت اس طرح کی موٹر گاڑیوں کے ذریعے طے شدہ فاصلے کو مدنظر رکھتے ہوئے مقررہ طریقے سے ایک یکمشت ٹیکس کا اندازہ لگا سکتی ہے۔" (زور دیا گیا۔)

مذکورہ شق کو نافذ کرنے کے لیے بنایا گیا فقرہ چیلنج کا موضوع بھی تھا، نے یک مدتی ٹیکس کی اس طرح تخمینہ کاری کے لیے فارمولہ طے کیا۔ فارمولا یہ تھا :

"نشستوں کی تعداد x مقررہ کلومیٹر کی تعداد x 5/3 مسافروں کے ٹیکس کی شرح x فی کلومیٹر کی شرح

وضاحت اس فارمولے میں، 3/ 5 نشستوں کی تعداد کے ساٹھ فیصد پر اوسط قبضے کی نمائندگی کرتا ہے۔(زور دیا گیا)

یہ بات قابل ذکر ہے کہ، اس سے پہلے، متعلقہ فقرہ میں یہ فقرہ رکھی گئی تھی کہ سواری گاڑی کی صورت میں ریاستی حکومت" مقررہ طریقے سے کرایہ پر وصول ہونے والے ٹیکس کے بدلے ایک یکمشت رقم قبول کرسکتی ہے"۔اس فقرہ کو چیلنج کیا گیا تھا۔اس عدالت نے میسرز سینک موٹرز، جودھ پور اور دیگران بنام ریاست راجستھان، [1962] 1 ایس سی آر 517 میں اس فقرہ کو اس وجہ سے برقرار رکھا کہ "ایک ساتھ ادائیگی لازمی نہیں ہے، اور ایک شخص اصل کرایوں اور مال برداری پر حساب شدہ ٹیکس ادا کرنے کا انتخاب کرسکتا ہے۔اگر کوئی آپریٹر ایسا کرنے کا انتخاب نہیں کرتا ہے تو اس کے لیے ایک یکمشت رقم ادا کرنے کا انتخاب کرنے کی کوئی مجبوری نہیں ہے۔"

جہاں تک مذکورہ ایکٹ کا تعلق ہے، جیسا کہ اب ہے، اس کی دفعہ 3 سے یہ واضح ہے کہ ٹیکس کا محصول" تمام مسافروں کے سلسلے میں تمام کرایوں" پر ہے۔دفعہ 4 فقرہ جو چیلنج کے تحت ہے، صرف ایک یکمشت ٹیکس تخمینہ کاری کے مقصد کے لیے" گاڑی کی رجسٹرڈ صلاحیت اور طے شدہ یا طے شدہ فاصلے" کو مدنظر رکھتی ہے۔یہ" تمام مسافروں کو لے جانے کے سلسلے میں تمام کرایوں" کا کوئی حساب نہیں لیتا ہے، اور یہ آپریٹر کے لیے اس طرح کا ایک یکمشت ٹیکس ادا کرنا لازمی بناتا ہے۔

اپیل کنندہ ریاست کے ماہر وکیل نے پیش کیا کہ مذکورہ دفعہ 4 اور قاعدے میں ریاستی حکومت کے ذریعے کیے گئے سروے اور جمع کردہ اعداد و شمار کے حوالے سے اور ٹیکس چوری کو روکنے کے لیے اس طرح کی ترمیم کی گئی تھی۔ایسا ہوسکتا ہے، لیکن ٹیکس کی کوئی عمومی شکل نہیں ہوسکتی جسے دفعہ 3 کے تحت لگایا جاسکے۔یہ صرف مخصوص آپریٹر کے ذریعے لے جانے والے تمام مسافروں کے تمام کرایوں کو مدنظر رکھتے ہوئے عائد کیا جاسکتا ہے۔ایک آپریٹر نے کتنے مسافروں کو لے جایا ہے اس کے بارے میں کوئی فرضی مفروضہ نہیں بنایا جاسکتا۔مذکورہ فقرہ 4 میں ترمیم، مذکورہ بالا شق کو شامل کرکے، مذکورہ ایکٹ کے دائرہ کار سے باہر ہے۔لہذا، قاعدہ 9 پر غور کرنا غیر ضروری ہے، جیسا کہ ترمیم کی گئی ہے، جس کی قیود بھی، حقائق میں، معاملے کو کسی شک میں نہیں چھوڑتی ہیں۔

ریاست اب اس بنیاد پر مسافر ٹیکس کا تخمینہ لگاسکتی ہے جو ایکٹ کے دفعہ 3 میں فراہم کی گئی ہے۔

سول اپیلیں اخراجات کے ساتھ خارج کردی جاتی ہیں۔

سول اپیل نمبر 6477 / 1995 اور 6480 / 1995:

ہائی کورٹ نے مذکورہ فیصلے میں کہا کہ یکم اپریل 1991 سے 30 ستمبر 1992 کے درمیان کی مدت کے لیے اس بنیاد پر ٹیکس کی وصولی اور وصولی کو کالعدم قرار نہیں دیا جائے گا۔ہم یہ ہدایت کرنے کی تجویز پیش کرتے ہیں کہ آج ہمارے ذریعہ کیا گیا اعلامیہ ممکنہ طور

پر لاگو ہوگا اور صرف یکم اکتوبر 1992 سے لاگو ہوگا۔" کچھ آپریٹرز اس کی درستگی کو چیلنج کرتے ہیں۔ وہ درست ہیں، کیونکہ ممکنہ حد سے زیادہ حکمرانی کے نظریے کو ہائی کورٹ استعمال نہیں کرسکتی۔ ایک بار جب ہائی کورٹ اس نتیجے پر پہنچی، بجا طور پر، کہ متعلقہ دفعات غلط ہیں، تو وہ ایسا اعلان کرنے کا پابند تھا اور اس کے نتیجے میں، اس کے تحت کی گئی وصولیاں کالعدم ہوگئیں۔

لہذا، ان سول اپیلوں کی اجازت ہے اور عدالت عالیہ کی ہدایت جہاں تک اس کا تعلق ممکنہ حد سے زیادہ فیصلے سے ہے، کو خارج کردیا جاتا ہے۔ عدالت عالیہ کا فیصلہ اور حکم بھی یکم اپریل 1991 اور 30 ستمبر 1992 کے درمیان کی مدت کے لیے کام کرے گا۔

اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں۔

ایس۔ وی۔ کے

اپیلوں کو مسترد/منظور کیا جایا گیا۔

Meraj U Din Sofi
2024.10.09 17:20
I am the author of this document